صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّيْ (بخاری شریف)

نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو

آیئے اپنی نماز کو سنت نبوی ﷺ کے مطابق ڈھالیں

از

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز نورستانی مدیر جامعۃ الاثریہ تھکال بالا پشاور

شائع کردہ

سلفیہ رائیزنگ انجنیئرز

انجنیئرنگ یونیورسٹی

لاہور ۳۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَرَّبَنَا بِالسُّجُوْدِ۔ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ قَالَ فَاَعِنِّیْ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ تَرَاھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا۔

امّا بعد

نماز ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طویل حدیث میں فرمایا۔

رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُھَا الصَّلٰوۃُ، ترمذی ص ۸۶ ج ۲ ابن ماجہ ص ۲۹۵ سرگودھا قال الترمذی حسن صحیح۔ رشید یہ دہلی۔

تمام کاموں کی بنیاد اسلام ہے اور اس کا ستون نماز ہے۔

یعنی جس طرح دیوار بغیر بنیاد کے قائم نہیں رہ سکتی اس طرح نماز کے بغیر آدمی کا دین قائم نہیں رہ سکتا، گویا تارک نماز دین کے ستون کو گرا دیتا ہے۔

اور حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔ مسلم ص ۶۱ ج ۱ اصح المطابع دہلی

آدمی اور شرک و کفر کے درمیان نماز کا فرق ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ

اور نماز کی پابندی کرو اور شرک

الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (روم) کرنے والوں میں سے مت ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نماز کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ۔

ترمذی ج۲ ص۸۶ قال الشوکانی رواہ الحاکم وصححہ علی شرطهما۔ وذکرہ الحافظ فی التلخیص ولم یتکلم علیہ۔ نیل ج۱ ص۲۲۲ مصطفی حلبی مصر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ عملوں میں سے کسی عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے سوائے نماز کے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول سے معلوم ہوا کہ نماز کا چھوڑنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک بڑے گناہوں میں سے ہے اور نماز کے چھوڑنے والے پر کفر کا اطلاق [illegible] بے نمازی کو بلا جھجک کافر کہہ سکتے ہیں۔

نماز ذریعہ نجات ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا — جو محافظت کرتا ہے نماز پر ہوگی

وَ بُرْهَانًا وَ نَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَ كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔
مشکوٰۃ ص۵۹ - قال الشوکانی ج ۱ ص۳۱۲
قال فی مجمع الزوائد رجال احمد ثقات۔

اس کے لئے روشنی کا سبب قیامت کے دن اور دلیل اور نجات کا ذریعہ۔ اور جو شخص اس پر محافظت نہیں کرتا ہے اس کے لیے روشنی دلیل اور نجات کا ذریعہ نہیں ہوگی اور یہ محافظت نہ کرنے والا قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ عذاب میں مبتلا ہوگا۔

نماز کی محافظت یہ ہے کہ ہمیشہ پڑھے کبھی ناغہ نہ کرے، نیز نماز کے فرائض اور سنن سب پوری طرح ادا کرے۔ جب نماز اس طرح پڑھی جائے گی تو اس کی محافظت ہوگی اور وہ ثواب ملے گا جو اس حدیث میں مذکور ہے۔ اور جو شخص اس طرح نہیں پڑھے گا وہ مستحق اس عذاب کا ہوگا جو اس حدیث میں بیان ہوا ہے یہ وعید اور عذاب اس شخص کے لئے ہے جس نے نماز کی محافظت نہ کی ہو اور جو شخص بالکل نہیں پڑھتا اس کا تو خدا ہی محافظ۔

چونکہ نماز مسلمانوں کی معراج ہے۔ لہٰذا اس عبادت کو مسنون طریقے سے ادا کرنا چاہیئے تاکہ اللہ کے ہاں مقبول ہو سکے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ۔ ایسی نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔
بخاری ص۸۸ اصح، نور محمد کراچی۔

بصورتِ دیگر نماز انسان کے منہ پر ماری جاتی ہے یعنی نہ قبولیت کا درجہ رکھتی ہے اور نہ فرض کی ادائیگی ہوتی ہے۔ بلکہ نیکی برباد گناہ لازم کا شرمناک معاملہ پیش آتا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز کونسا ہے؟ اس سوال کے حل کے لیے سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ موجودہ مسلمانوں کی عملی نماز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقہ میں کیا فرق ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عوام کی نماز میں عملی فرق

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سینے پر ہاتھ باندھتے تھے۔ اور عوام زیر ناف ہاتھ باندھتے ہیں۔

(۲) رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کیلئے کھڑے ہوتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ اور عوام تکبیر تحریمہ کے علاوہ اور جگہوں میں رفع الیدین نہیں کرتے ہیں۔

(۳) پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد جب قیام کے لئے اٹھتے تو پوری طرح بیٹھ کر اٹھتے تھے یعنی جلسہ استراحت کرتے تھے اور عوام سجدے سے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جلسہ استراحت نہیں کرتے ہیں۔

(۴) آخری قعدہ میں بائیں پیر کو دائیں پیر کی پنڈلی کے نیچے نکال کر سرین پر بیٹھتے تھے (تورک کرتے تھے) اور عوام قعدہ اول اور آخر میں فرق نہیں کرتے ہیں بلکہ دونوں میں ایک ہی طرح سے بیٹھتے ہیں۔

(۵) آپؐ مرد، عورت کی نماز ہیئت میں کچھ فرق نہیں بتاتے تھے۔ بلکہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم مردوں کی طرح نماز میں بیٹھتی تھیں۔

(بخاری ص۱۱۴، مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۹۳/۲ ملتان)

عوام مرد و عورت کی نماز میں فرق بتاتے ہیں

مرد اور عورت کی نماز میں فرق اور احناف

علامہ عینی حنفیؒ حضرت ام الدرداء کی روایت کے تحت فرماتے ہیں۔

فَدَلَّ هٰذَا اَنَّ الْمُسْتَحَبَّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَجْلِسَ كَمَا يَجْلِسُ الرَّجُلُ وَهُوَ اَنْ تَنْصِبَ الْيُمْنٰى وَتَفْتَرِشَ الْيُسْرٰى وَبِهٖ قَالَ النَّخَعِيُّ وَاَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ۔ (عینی ج۳ ص۱۶۵)[۱]

پس (حضرت ام الدرداءؓ کے قول نے) دلالت کیا کہ عورت کے لئے مستحب یہ ہے کہ بیٹھے جیسا کہ آدمی بیٹھتا ہے وہ یہ کہ دائیں پیر کو کھڑا کر دے اور بائیں پیر کو بچھائے۔ یہی مسلک امام نخعیؒ اور امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کا ہے۔

یہ چند موٹے موٹے فرق میں نے مثال کے طور پر پیش کیے ہیں ورنہ بہت ہیں۔

۱؎ امام عینی کرمانی سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ احکام شرعیہ میں مرد و عورت کا ایک حکم ہے مگر ان میں جس کو کوئی دلیل خاص کر دے (ص۹۲)

ہمیں امور مذکورہ کو مدنظر رکھتے ہوئے تلاش و تحقیق کرنی چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں کونسا طریقہ اختیار کرتے تھے تاکہ ہم بھی اسی طریقے کو اپنائیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے علاوہ سب طریقے باطل ہیں، جیسے کہ رب العالمین نے فرمایا۔

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ۔ (محمد)	اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اپنے اعمال کو برباد مت کرو۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقے کے سوا دوسرے سب طریقے باطل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَشَاقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰی لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ (سورہ محمد)	اور انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی، بعد اس کے کہ ان کو ہدایت رسنت معلوم ہو چکی تھی یہ لوگ اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اللہ ان کے اعمال کو برباد کریگا۔

(الامان والحفیظ)

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا صحیح طریقہ معلوم کرنے سے پہلے یہ چیز جاننا ضروری ہے کہ کیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طریقہ سے نماز پڑھی یا دونوں طریقوں سے؟ یعنی جو اختلاف پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عوام کے درمیان بتلایا گیا۔ نیز یہ بھی معلوم کرنا ضروری

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کی ہیئت کو خود اختیار کیا یا صحابہؓ کے مشورہ سے یا اللہ تعالیٰ نے بنایا؟

جب ہم قرآن و حدیث میں تلاش کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی نماز کا ایک ہی طریقہ تھا، مگر کم و کیف میں کبھی کبھی فرق ہوتا تھا مثلاً کبھی نماز لمبی پڑھی اور کبھی مختصر، اس طرح ہاتھ سینے پر رکھتے ہوئے کبھی دائیں ہاتھ کو بائیں کلائیوں پر رکھا اور کبھی پونچوں پر رکھ کر پکڑا اور کبھی ہاتھ پر ہاتھ رکھا اسی طرح رفع الیدین کبھی کاندھوں کے برابر تک کیا، کبھی کانوں تک۔ غرضیکہ یہ فرق کیفیت اور طویل و اختصار میں ہوا کرتے تھے نہ کہ نفس فعل کے کرنے اور نہ کرنے میں جس کی وضاحت آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں۔

جب اس سلسلے میں ہم قرآن کریم اور احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو کرتے ہیں تو قرآن کریم نے ہمیں علی الاعلان بتایا کہ:۔

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (البقرہ)

محافظت کرو سب نمازوں کی (عموماً) اور درمیانی نماز کی (خصوصاً)، اور کھڑے ہوا کرو اللہ کے سامنے عاجز بنے ہوئے، پھر اگر تم کو ڈر ہو تو پیادہ یا سواری پر اکیلے اکیلے پڑھ لیا کرو۔ پھر جب تم کو اطمینان ہو جائے تو خدا کی یاد اس طریقے سے کرو جو تم کو سکھلایا ہے جس کو تم نہ جانتے تھے۔

اس آیت کریمہ میں الفاظ وَعَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ صاف صاف بتا رہے ہیں کہ نماز کا طریقہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرضی سے سکھایا اور نہ صحابہ کرامؓ کے مشورہ سے اور نہ گزشتہ انبیاء و امم کی نماز کے طریقے سے ماخوذ کیا ہے بلکہ رب کائنات ہی نے سکھایا ہے۔

اس بات کی مزید توثیق کہ نماز کا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ ہی نے سکھایا ہے، حدیث امامت جبریل سے ہوتی ہے جو کہ سنن[ع] میں اندر موجود ہے۔ محبوب سبحانی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس دو دفعہ میری امامت کرائی اس میں نماز کے ارکان اور نماز کی ترکیب و طریقہ رسورت بتلائی۔ ترمذی ص۲۱ ج۱ وقال ہذا حدیث حسن۔

اب ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی اس حقیقت کو جان سکتا ہے کہ نماز کی ترکیب و طریقہ جب اللہ ہی نے سکھلایا تو اس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ (النساء)

اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بکثرت اختلاف (راہ نفارت) پاتے۔

پس اللہ تعالیٰ کے بتلائے ہوئے طریقوں میں تبدیلی یا الٹ پھیر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا

اور آپ خدا کے دستور میں کسی قسم کا

ع سنن سے مراد سنن اربعہ ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ

(سورۃ الاحزاب) ردّ و بدل نہیں پاؤ گے۔

مذکورہ بالا حدیث میں لفظ "اَمَّنِیْ" میری امامت کرائی آتا ہے۔ یہ لفظ قابل غور ہے کیونکہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے صرف زبانی بتلانے پر اکتفا نہیں کیا۔ یعنی سرف زبانی یہ نہیں کہا کہ پانچوں نمازوں کا اوّل وقت یہ ہے اور آخری یہ، نمازیں تکبیرات یہ ہوں گی اور ہیئت یوں ہو گی اور رکوع و سجود اور قعدہ کا طریقہ یہ ہے بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے امامت کرا کے عملاً ہیئت نماز کو سکھایا۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی امت کو زبانی بتانے اور امامت کرانے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن منبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی اور سجود کے وقت منبر سے اتر کر زمین پر سجدے کئے اس طرح سے نماز ختم کردی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:۔

اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ اِنَّمَا صَنَعْتُ ھٰذَا لِتَأْتَمُّوْنِیْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِیْ۔ (مسلم ص۲۰۶ ج۱، بخاری ص۵۵ ج۱)

اے لوگو میں نے یہ کام اس لئے کیا (منبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی) تاکہ میری اقتداء کرو اور میری نماز کو سیکھو۔

قولی اور عملی تعلیم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید بھی فرمائی کہ:۔

صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ۔ (بخاری ص۸۹۸ ج۲ عن مالک بن الحویرث)

ایسی نماز پڑھا کرو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔

آیئے اب ہم اس طریقے کو احادیث کے ذخائر میں تلاش کریں جو

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر پڑھایا تھا تاکہ اسی طریقے سے نماز ادا کر کے اپنے آپ کو عذاب الٰہی سے نجات دیں اور اپنے لئے ایک نوار در دلیل مہیا کریں۔

عزیزان اسلام! تلاش سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نماز جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر پڑھ کر اُمت کو تعلیم دی تھی وہ یہ تھی جو اس مختصر سے رسالہ میں میں نے تحریر کیا ہے۔ اس رسالہ میں میں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث لانے کی کوشش کی ہے۔ جہاں ان دو کتابوں کے علاوہ اور کسی کتاب کی حدیث ہو تو میں نے اس حدیث کی تصحیح یا تحسین آئمہ حدیث میں سے کسی نہ کسی امام سے نقل کیا ہے تاکہ کسی قسم کے شک کی گنجائش نہ رہے

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو میرے لئے ذخیرۂ آخرت اور تمام مسلمانوں کے لئے سببِ ہدایت بنائے۔ آمین۔

وضوء

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ (مسلم ۱٪۱)

جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو اچھی طرح سے وضو کر۔

قبلہ رُخ سیدھا کھڑا ہونا رفع یدین کرنا اور تکبیر کہنا

حضرت ابوحمید ساعدیؓ صحابہ کرامؓ کے ایک مجمع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بتلاتے ہوئے فرماتے ہیں :-

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ إِعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (ابن ماجہ ۳۱۲ وصححہ ابن خزیمۃ وابن حبان۔ تحفۃ الاحوذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ دونوں ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر کرتے پھر اللہ اکبر کہتے۔

فائدہ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے

بخاری ص۱۰۲ عن ابن عمرؓ مسلم ص۱۶۸ مالک بن الحویرث۔ اور کبھی اللہ اکبر کہنے کے بعد اٹھاتے۔ بخاری ص۱۰۲ و مسلم ص۱۶۸ عن مالک بن الحویرث۔ اور کبھی اللہ اکبر کہنے سے پہلے اٹھاتے مسلم ص۱۶۸، نسائی ص۱۴۱ عن ابن عمرؓ کبھی ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے۔ بخاری ص۱۰۲ عن ابن عمرؓ اور کبھی کانوں تک (مسلم ص۱۶۸) مالک بن الحویرث اور کبھی کانوں کے بالائی حصے تک (مسلم ص۱۶۸ مالک بن الحویرث)

ہاتھ اٹھانے کی کیفیت

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اذا کبّر للصلوٰۃ نشر اصابعہ — جب نماز کے لئے اللہ اکبر کہتے تو

(ترمذی ص۳۳ صححہ احمد شاکر فی شرح الترمذی — انگلیوں کو کشادہ کیا کرتے تھے۔

وقال تابعہ یحیی بن یمان۔ شبابۃ وشبابۃ ثقۃ

وابن ثقۃ واخرجہ الحاکم و صححہ ووافقہ

الذہبی)

دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینہ پر رکھنا

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں:۔

کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز

الرَّجُلُ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِہٖ — میں سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ کی کلائی

الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ (بخاری ص۱۰۲) پر رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

اور حضرت ہلب فرماتے ہیں:۔

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ۔ (مسند احمد ص۲۲۶ مطبوعہ قدیم مصر و ابن خزیمہ ص۲۴۳ نصب الرایہ ص۳۱۴ ڈابھیل)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں بائیں طرف پھیرتے ہوئے اور ہاتھ کو سینے پر رکھتے ہوئے دیکھا (نماز میں)، بیہقی ص۳۰ مطبوعہ حیدرآباد دکن۔

قال العلامۃ شمس الحق العظیم آبادی فی غنیۃ الالمعی اسناد احمد بن حنبل قوی لیس فیہ علۃ قادحۃ۔

فائدہ چونکہ نماز پڑھتے وقت قیام میں سینے پر ہاتھ رکھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے اس کے خلاف یا تو بالکل بے اصل روایات ہیں یا پھر ضعیف لہٰذا علماء احناف بھی اقرار کر گئے ہیں کہ ہاتھ رکھنے کی جگہ کا تعین کسی صحیح حدیث سے نہیں ہوتا ہے۔ مگر وائل بن حجر کی حدیث سے جس میں سینہ کا ذکر ہے۔

علامہ ابن نجیم اور ابن امیر الحاج فرماتے ہیں:۔

اَنَّ الثَّابِتَ مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيْثٌ يُوْجِبُ الْمَحَلَّ الَّذِيْ يَكُوْنُ الْوَضْعُ فِيْهِ

بیشک سنت (حدیث) سے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا تو ثابت ہے مگر کوئی ایسی حدیث ثابت نہیں کہ

مِنَ الْبَدَنِ الاحادیث داشل وہ بدن میں اس جگہ کا تعین کرے
الْمَذْکُوْرِ وَفِیْہِ ذِکْرُ الصَّدْرِ۔ جہاں ہاتھ رکھنا ہو مگر وائل کی مذکور
(بحر الرائق ص۳۲۳ مصری۔ ابکار المنن ص۱۰۶) حدیث اور اس میں سینہ کا ذکر ہے۔
(سینہ پر ہاتھ باندھنے کا ذکر ہے۔)

علامہ ابن نجیمؒ اور ابن امیر الحاجؒ حنفی یہ اقرار کر رہے ہیں کہ ناف کے نیچے ہاتھ رکھنے کا ثبوت نہیں بلکہ سینہ پر رکھنے کا وائل بن حجر کی حدیث سے ثبوت ملتا ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (بڑے پیر) اور نماز میں

سینے پر ہاتھ رکھنا

آپ مسنونات نماز بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وَوَضْعُ الْیُمْنٰی عَلَی الشِّمَالِ فَوْقَ دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر ناف سے
السُّرَّۃِ۔ (غنیۃ الطالبین ص۱۰) اوپر رکھنا سنت ہے۔

علامہ محمد حیات سندھیؒ کی نصیحت

اِنَّ لِوَضْعِ الْاَیْدِیْ عَلَی الصُّدُوْرِ فِی بیشک نماز میں سینے پر ہاتھ رکھنے
الصَّلٰوۃِ اَصْلًا اَصِیْلًا وَدَلِیْلًا جَلِیْلًا کے لئے ایک مضبوط بنیاد اور ایک
فَلَا یَنْبَغِیْ لِاَھْلِ الْاِیْمَانِ الْاِسْتِنْکَافُ بڑی دلیل ہے۔ لہٰذا اہل ایمان کے

وَكَيْفَ يَسْتَنْكِفُ الْمُسْلِمُ عَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ بَلْ يَنْبَغِيْ اَنْ يَفْعَلَ۔

(فتح الغفور، ص۸ مطبوعہ حیدر آباد۔ مطبوعہ کراچی سن۳)

لئے مناسب نہیں کہ وہ اس سنت سے انکار کریں۔ اس چیز سے مسلمان کیسے انکار کر سکتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو جنہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اس دین کے تابع نہ ہوں جس کو میں لے کر آیا ہوں۔ بلکہ اس (مسلمان) کو چاہیے کہ اس سنت پر عمل کرے۔

فائدہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سہل بن سعد کی روایت میں منقول ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھنا تو ذراع انگلیوں کے سرے سے کہنی تک کے حصے کو کہتے ہیں اس کی وضاحت اور روایتوں سے ہوتی ہے۔ حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہاتھ کو الٹے ہاتھ کی پشت کف پونچے اور کلائی پر رکھتے تھے۔ ابن خزیمہ ج۱ ص۲۴۳ مطبوعہ

دعاء استفتاح پڑھنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے اللہ اکبر کہتے تو تھوڑی دیر قرأت پڑھنے سے پہلے چپ رہتے

تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اپنی اس خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ. اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ (بخاری ص ۱۰۳، نور محمد۔ ابوداؤد ص ۱۱۲ نور محمد، نسائی ص ۲)	اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری کر جس طرح تو نے دوری کی ہے مشرق و مغرب کے درمیان۔ اے اللہ مجھے گناہوں سے پاک صاف کر جس طرح پاک صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے اے اللہ میرے گناہوں کو دھو دیجیو پانی اور برف اور اولے کے ساتھ۔

تعوّذ پڑھنا

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز پڑھتے، اللہ اکبر کہتے اور پھر پڑھتے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ۔ (ترمذی ج ۱ ص ۳۳ رشیدیہ دہلی، ابوداؤد ج ۱ ص ۱۱۳ نور محمد۔ ابن خزیمۃ ص ۲۳۸ و ۲۴۰۔ صحیح ابن حبان و	میں اللہ سننے والے اور جاننے والے کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اور اس کے خبط سے، اس کے کبر سے اور اس کے شر سے۔

وافقہ الذہبی وصححہ العلامۃ محمد احمد شاکر
فی شرح الترمذی)

تسمیہ پڑھنا

حضرت نعیمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ کے پیچھے
نماز پڑھی۔

فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ قَرَأَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰی بَلَغَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْن فَقَالَ النَّاسُ اٰمِیْن وَیَقُوْلُ کُلَّمَا سَجَدَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِی الْاِثْنَیْنِ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَشْبَھُکُمْ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

پس آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی پھر سورۃ فاتحہ پڑھی یہاں تک کہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تک پہنچے پس آمین کہا تو لوگوں نے بھی آمین کہا اور جب بھی سجدہ کو جاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعت (تشہد اول) سے اٹھتے تب بھی اللہ اکبر کہتے اور بعد نماز کے فرمایا کہ اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میری نماز تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہے۔

(نسائی ص۱۰۴ مطبوعہ مجتبائی دہلی، دارقطنی ص۳۰۶/۱ دار المحاسن قاہرہ وقال ہذا صحیح ورواتہ کلہم ثقات وقال العظیم آبادی فی التعلیق المغنی ص۳۰۵ ورواہ ابن خزیمۃ ص۲۵۱ فی صحیحہ والبیہقی

حبان فی صحیحہ والحاکم فی مستدرکہ، وقال: انہ علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ۔ والبیہقی فی سننہ وقال اسنادہ صحیح ولہ شواہد، وھکذا فی النیل للشوکانی ص۲۵ ج۲ مطبوعہ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر۔

فائدہ نماز میں بسم اللہ کا سراً اور جہراً پڑھنے کی دونوں صورتیں صحیح سند کے ساتھ مروی ہیں لہذا دونوں پر عمل کرنا چاہیئے۔

سورۃ فاتحہ پڑھنا

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ بغیر فاتحہ کوئی نماز نماز ہی نہیں۔

بخاری ص۱۰۴ ج۱، مسلم ص۱۶۹ ج۱، نسائی ص۹۳ ج۱

مقتدی کا سورۃ فاتحہ پڑھنا

نیز حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ (بیہقی کتاب القراۃ) کہ جو شخص امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

قال البیہقی وھذا اسناد صحیح فھی عن عبادۃ بن الصامت صحیحۃ مشہورۃ من اوجہ کثیرۃ ص۵۶ مطبوعہ اشرف پریس۔

آمین سری نمازوں میں پوشیدہ کہنا اور جہری

نمازوں میں جہراً کہنا

حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ولاالضالین کہتے تو۔

قَالَ آمِین رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ۔ بلند آواز سے آمین کہا کرتے تھے۔

ابوداؤد ص۱۳۵ ایچ ایم سعید کراچی۔ نسائی ص۱۴۷ قال البیہقی فی المعرفۃ اسناد هٰذہ الروایۃ صحیح۔ تعلیق المغنی ص۳۳۵ وقال الدارقطنی ص۳۳۵ هذا اسناد صحیح وقال الحافظ صحیح وقال الترمذی والبوزرعۃ هذا اصح (ترمذی ص۵۶)

آمین کی آواز یہودیوں کو بری لگتی ہے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى آمِينَ فَأَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ آمِينَ۔ (ابن ماجۃ ص۶۲ مسند احمد ص۱۳۴ و ص۱۳۵، ابن کثیر

جس قدر یہود آمین (اونچی آواز سے) کہنے پر چڑتے ہیں اتنا اور کسی چیز سے نہیں چڑھتے لہذا تم آمین زیادہ کہنا۔

ص۳۱، الترغیب والترہیب ص۳۲۳ ابن خزیمہ ص۲۸۸۔ قال المصطفی الاعظمی

فی التعلیق علی ابن خزیمۃ ، اسنادہ صحیح۔

صحابہ کرامؓ کی اونچی آواز آمین پر حضرت عطاءؒ کی شہادت

قَالَ عَطَاءٌ اَدْرَكْتُ مِائَتَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ سَمِعْتُ لَهُمْ رَجَّةً بِآمِيْنَ۔

حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس مسجد میں دو سو صحابہؓ کو پایا ہے کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتے تو میں ان کی آمین کی آواز کے شور کو سنتا تھا۔

بیہقی ص ۳۹ ج ۲ اعلام الموقعین ص ۵ ج ۲

قسطلانی شرح بخاری ص ۸۵ ج ۶

بڑے پیرؒ اور اونچی آواز سے آمین کہنا

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ مسنونات نماز کو شمار کرتے ہوئے غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں :۔

وَالْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ وَاٰمِيْنَ۔

اونچی آواز سے قرأت اور آمین کہنا (سنت ہے)

(غنیہ ص ۱۰ مطبوعہ مکتبہ ایوبیہ کراچی)

مجدد الف ثانیؒ اور اونچی آواز سے آمین

مجدد الف ثانی سراج احمد سرہندیؒ فرماتے ہیں :۔

اَحَادِیْثُ الْجَھْرِ بِالتَّامِیْنِ اَکْثَرُ وَاَصَحُّ ۔ (ابکار المنن ص۱۸۹)	اونچی آواز سے آمین کہنے کی احادیث زیادہ اور صحیح ہیں۔

علماء احناف اور اونچی آواز سے آمین

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں :۔

در آخر فاتحہ آمین می گفت در نماز جہری بجہر و در سری بخفیہ، (مدارج النبوة ص۲۰۱)	سورۂ فاتحہ کے آخر میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آمین کہتے، جہری میں جہراً اور سری میں پوشیدہ۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں :۔

وَالْاِنْصَافُ اَنَّ الْجَھْرَ قَوِیٌّ مِنْ حَیْثُ الدَّلِیْلِ۔ (تعلیق الممجد ص۱۰۳)	انصاف کی بات یہ ہے کہ دلیل کے لحاظ سے (آمین) اونچی آواز سے کہنا قوی ہے۔

نیز فرمایا :

فَوَجَدْنَا بَعْدَ التَّاَمُّلِ وَالْاِمْعَانِ اَلْقَوْلَ بِالْجَھْرِ بِاٰمِیْنَ ھُوَالْاَصَحُّ لِکَوْنِہٖ مُطَابِقًا لِمَا رُوِیَ مِنْ سَیِّدِ بَنِیْ عَدْنَانَ وَرِوَایَۃُ الْخَفْضِ عَنْہُ	غور و فکر اور گہری نظر کے بعد ہم نے اونچی آواز سے آمین کہنے کو صحیح پایا اس کی سید بنی عدنان سے روایت کے ساتھ مطابقت کی وجہ سے، اور آہستہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفَۃٌ رَدُّ تُوَاتُرِ الْجَھْرِ۔ (سعایہ ص۱۳۶ ج۱)

آواز سے آمین کہنے کی روایت ضعیف ہیں اونچی آواز سے آمین کہنے کی روایت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

سورہ فاتحہ کے بعد کوئی ایک سورۃ پڑھنا

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُسیئی الصلوٰۃ کو فرمایا کہ :۔

ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (بخاری ص۱۰۹، مسلم ص۱۷۰ ج۱، ابوداؤد ص۱۲۴، نسائی ص۱۱۹)

پھر پڑھ جو آسان ہو تیرے لئے قرآن پاک میں سے۔

نوٹ : ہر نماز میں ہر پہلی رکعت بہ نسبت دوسری رکعت کے لمبی کرنا چاہیئے۔

حضرت ابو قتادہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یُطَوِّلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰی مَا یُطِیْلُ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ وَهٰكَذَا فِی الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِی الصُّبْحِ (بخاری ص۱۰۷ ج۱)

(ظہر) کی پہلی رکعت کو اتنا لمبا کرتے جتنا کہ دوسری کو لمبا نہیں کرتے اسی طرح عصر میں، اسی طرح صبح میں۔

قرأۃ کھینچ کر پڑھنا

حضرت انسؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کیسی ہوتی تھی، تو آپؓ نے فرمایا :۔

كَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی قرأت

الرَّحِیْم یَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰہِ وَیَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ وَیَمُدُّ بِالرَّحِیْم۔ بخاری (ج۲ ص۷۵۴)

درازی کے ساتھ ہوتی تھی پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اور فرمایا کہ بسم اللہ کو کھینچتے پھر رحمٰن کو کھینچتے پھر رحیم کو کھینچے۔

قرأت میں ہر آیت پر وقف کرنا

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔ فَقَطَعَهَا اٰیَةً اٰیَةً۔ مسند احمد ص۳۰۲ (ج۶) واسنادہ صحیح۔

ابن خزیمۃ ص دارقطنی ص۳۰۷ نیل الاوطار ص۲۳۱ (ج۲) قال الشوکانی قال الیعمری رواتہ موثوقون وکذا رواہ من ھذا الوجہ ابن خزیمۃ والحاکم وفی اسنادہ عمر بن ھارون البلخی: قال الحافظ ضعیف اھ ولکنہ قد وثق فقول الیعمری رواتہ موثوقون صحیح۔

قال الترمذی، قال البخاری عمر بن ھارون مقارب الحدیث وقال رأیتہ حسن الرأی فی عمر بن ھارون۔ ترمذی ص۱۰ (ج۲)۔

رکوع

رکوع جاتے وقت ہاتھوں کو اس طرح اٹھائے جس طرح شروع نماز میں اٹھاتے تھے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:۔

رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ فِی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ

دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپؐ نماز کے لئے کھڑے

حَتّٰی یَکُوْنَا حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ وَکَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ حِیْنَ یُکَبِّرُ لِلرُّکُوْعِ وَیَفْعَلُ ذٰلِکَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ۔ (بخاری ۱۰۲)	ہوجاتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر ہوتے اور اس طرح کرتے جب آپ رکوع کے لئے تکبیر کہتے اور اسی طرح کرتے جب سر کو رکوع سے اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔

رکوع سے سر اٹھانے کے علاوہ ہر ہیئت بدلنے کے لئے تکبیر کہنا

حضرت سلمہ بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے ہمیں نماز پڑھائی۔

فَیُکَبِّرُ کُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ ۔ (مسلم ج ۱ ص ۱۶۹)	پس آپ اللہ اکبر کہتے جب بھی اوپر اور نیچے ہوتے۔

جب حضرت ابوہریرہؓ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا خدا کی قسم میری نماز تمہاری نماز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ زیادہ مشابہ ہے۔

رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں :۔

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ	کو دیکھا کہ آپؐ جب نماز کے لئے کھڑے
حَتّٰى يَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ	ہوتے تو دونوں ہاتھوں کو تکبیر تحریمہ
ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ	کے وقت اٹھایا یہاں تک کہ آپؐ
اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ	کے ہاتھ مونڈھوں کے برابر ہو گئے اور
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ۔	اسی طرح رکوع میں جانے کے لئے
(بخاری صـ۱۰۲ مسلم صـ۱۶۸ ابوداؤد صـ۱۰۱	اللہ اکبر کہتے وقت اور رکوع سے سر
ترمذی صـ۳۵، نسائی صـ۱۱۹، ابن ماجۃ	اٹھاتے وقت بھی رفع الیدین کرتے
صـ۶۲)	تھے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے

رفع الیدین اور خلفاء راشدین اور عشرہ مبشرہ

امام زیلعی حنفیؒ، مولانا عبدالحی حنفیؒ، شاہ انور شاہ حنفیؒ اور حافظ ابن حجرؒ متفقہ طور پر امام حاکمؒ سے نقل کرتے ہیں کہ :۔

قَالَ الْحَاكِمُ لَا نَعْلَمُ سُنَّةً اتَّفَقَ عَلٰى	امام حاکمؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں کوئی ایسی
رِوَايَتِهَا الْخُلَفَاءُ ثُمَّ الْعَشَرَةُ فَمَنْ	سنت معلوم نہیں جس کی روایت پر
بَعْدَهُمْ مِنْ اَكَابِرِ الصَّحَابَةِ عَلٰى	خلفاء راشدین پھر عشرہ مبشرہ پھر ان
تَفَرُّقِهِمْ فِي الْبِلَادِ الشَّاسِعَةِ غَيْرَ	کے بعد اکابر صحابہؓ نے ان کے دور دراز
هٰذِهِ السُّنَّةِ ۔ (نصب الرایۃ صـ۴۱۸/۱	دراز ملکوں میں الگ الگ ہونے کے
نیل الفرقدین صـ۲۶، تلخیص الحبیر صـ۸۲/۱)	باوجود اتفاق کیا ہو بغیر اس سنت

کے یعنی رفع الیدین کی روایت پر تمام صحابہؓ کا اتفاق ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (بڑے پیر) اور رفع الیدین

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ غنیۃ الطالبین میں نماز کی مسنونات کو شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وَرَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ ۔ (غنیۃ الطالبین ص)

نماز کے شروع اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا سنت ہے)

شاہ ولی اللہ اور رفع الیدین

وَالَّذِىْ يَرْفَعُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّنْ لَا يَرْفَعُ فَاِنَّ اَحَادِيْثَ الرَّفْعِ اَكْثَرُ وَاَثْبَتُ ۔ (حجۃ اللہ البالغۃ ج۲ ص مترجم اصح نورمحمد)

جو شخص رفع الیدین کرتا ہے وہ مجھے زیادہ پسند اور محبوب ہے، اس سے جو نہیں کرتا ہے اس لئے کہ رفع الیدین کی احادیث زیادہ اور مضبوط ہیں۔

محققین احناف اور رفع الیدین

ابوطالب مکی حنفیؒ قوت القلوب میں مسنونات کو شمار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَالتَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ

رکوع میں جاتے وقت رفع الیدین کرنا

سُنَّۃٌ ثُمَّ رَفْعُ الْیَدَیْنِ بِقَوْلِ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ سُنَّۃٌ۔

(قوت القلوب جلد ۲ ص ۱۳۹)

اور تکبیر کہنا سنت ہے پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے ساتھ رفع الیدین کرنا سنّت ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی فرماتے ہیں

رفع الیدین درین وقت نزد اکثر علماء سنّت است، اکثر فقہاء و محدثین اثبات آن میکنند

مالابد منہ ص ۴۲ ۴ د ص ۴۲

اس حالت میں اکثر علماء کے نزدیک رفع الیدین سُنّت ہے اکثر فقہاء و محدثین رفع الیدین کا اثبات کرتے ہیں۔

قاضی صاحب کے درین وقت کے قید لگانے میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ اگرچہ پہلے بعض متعصب حنفی مثلاً شیخ قوام الدین امیر کاتب بن امیر غازی الفارابی الحنفی اور مکحول نسفی وغیرہ جیسے لوگ رفع الیدین کرنے کی وجہ سے نماز فاسد ہونے کا فتویٰ دیا کرتے تھے وہ صحیح نہیں کیوں کہ اکثر فقہاء جن کا کتب حدیث پر عبور ہے وہ اس سنت کے قائل ہو کر اثبات کرتے ہیں۔

عصام بن یوسفؒ شاگرد امام ابو یوسفؒ اور رفع الیدین

علامہ عبدالحیؒ الفوائد البہیہ میں فرماتے ہیں کہ امام ابو یوسفؒ کے شاگرد

لہ کما فی الفوائد البھیۃ فی تراجم الحنفیۃ للعلامۃ اللکنوی صفحہ ۵ د ص ۱۱۶

عصام ابن یوسفؒ حنفی تھے۔

وَکَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنْہُ۔ (الفوائد البھیۃ ص۱۱۶ نور محمد)	اور وہ رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

اور حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ اور سفیان ثوریؒ اور شعبہ فرماتے ہیں کہ عصام بن یوسفؒ محدث تھے لہذا۔

یَرْفَعُ یَدَیْہِ عِنْدَ الرُّکُوعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنْہُ۔ (الفوائد البھیۃ ص۱۱۶)	رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

علامہ عبدالحیؒ لکھنویؒ اور رفع الیدین

وَاَنَّ ثُبُوْتَہٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرُ وَاَرْجَحُ۔ (تعلیق الممجد ص۹۱)	رفع الیدین کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور راجح ہے۔

علامہ موصوف سعایہ میں فرماتے ہیں :۔

وَالْحَقُّ اَنَّہٗ لَا شَکَّ فِیْ ثُبُوْتِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَالرَّفْعِ مِنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَثِیْرٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ بِالطُّرُقِ الْقَوِیَّۃِ وَالْاَخْبَارِ الصَّحِیْحَۃِ۔ (سعایہ ص۲۱۳ ج۲)	حق بات یہ ہے کہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اور بہت سے صحابہؓ سے قوی سند اور صحیح احادیث کے ساتھ بلاشبہ

ثابت ہے۔

رکوع میں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا اور انگلیوں کو گھٹنے کے نیچے آگے کی طرف رکھنا

عَنْ سَعْدٍ اُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ اَیْدِیَنَا عَلَی الرُّکَبِ۔ (بخاری ص ۱۰۹ ج ۱، ابوداود ص ۱۲۶ ج ۱)

حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں رکوع کے وقت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

وَضَعَ رَاحَتَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَجَعَلَ اَصَابِعَہٗ مِنْ وَرَاءِ رُکْبَتَیْہِ۔ (نسائی ص ۱۶۱ ج ۱ واسنادہ صحیح لان زائدۃ ممن سمع من عطاء قبل الاختلاط کما فی تہذیب التہذیب ص ۲۰۷ ج ۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا اور انگلیاں ان سے نیچے کیں۔

ثُمَّ رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ کَاَنَّہٗ قَابِضٌ عَلَیْہِمَا وَوَتَّرَ یَدَیْہِ فَتَجَافٰی عَنْ جَنْبَیْہِ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ) اِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ کَفَّیْہِ مِنْ رُکْبَتَیْہِ وَفَرَّجَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ (وفی روایۃ عنہ) ثُمَّ یَعْتَدِلُ فَلَا یَنْصِبُ رَاْسَہٗ وَلَا یُقْنِعُ اَبُوْدَاوٗد۔ ص ۱۰۶ ج ۱ و ص ۱۰۱، ترمذی رشیدیہ۔ وقال حسن صحیح)

پھر رکوع کیا پس رکھا دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر گویا کہ وہ پکڑنے والے ہیں ان دونوں کو اور ہاتھوں کو کمان کے چلہ کی طرح تان لیا۔ پس دور کیا اپنے پہلوؤں سے (دوسری روایت میں ہے) آپؐ نے جب رکوع کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر اچھی طرح جگہ دی اور اپنی انگلیوں

کو کشادہ رکھا ایک اور روایت میں
ہے بحالتِ اعتدال میں رہتے یس
نہ سر کو جھکاتے اور نہ اٹھاتے۔

رکوع میں سر اور کمر کو برابر رکھنا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، کہ تھے رسول اللہ علیہ وسلم

كَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ۔

جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ تو اونچا کرتے اور نہ نیچا لیکن اونچے اور نیچے کے درمیان برابر رکھتے۔

(مسلم ص۱۹۴ ج۱)

رکوع میں کمر کو سیدھا کرنا چاہیئے۔ اگر پیٹھ بالکل سیدھی نہ ہو تو نماز نہیں ہوتی
جیسے کہ حضرت علی شیبانیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ :۔

لَا يُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

وہ نماز جائز ہی نہیں جس کی رکوع اور سجود میں آدمی اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

(ابن ماجہ ص۶۲، ابو داؤد ص۱۲۴ ج۱، ترمذی ص۳۶)

قال الترمذی حسن صحیح وقال الشوکانی اسنادہ صحیح۔

رکوع خوب اطمینان سے کرنا چاہیئے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مسیئی الصلوٰۃ کو فرمایا کہ :۔

ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا — پھر رکوع کر یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جائے۔
(بخاری ص۱۰۹ ج۱)

رکوع میں تسبیحات پڑھنا

(۱) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں یہ تسبیح پڑھی۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ۔ (مسلم ص۲۶۴ ابوداؤد ص۱۲۷، نسائی ص۱۰۷ ج۱)

(۲) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ (مسلم ص۲۶۵ ج۱ ابوداؤد ص۱۲۸ ج۱، نسائی ص۱۲۷ ج۱ ترمذی ص۳۶ ج۱، احمد ص۳۵ ج۶)

(۳) نیز آپؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں اس دعا کو بھی کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ (بخاری ص۱۰۹، مسلم ص۲۶۷ ج۱، ابوداؤد ص۱۲۹ ج۱، احمد ص۴۳ ج۶)

ان تسبیحات کو تین سے دس مرتبہ تک پڑھنا مسنون ہے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو زیادہ مشابہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ بہ نسبت عمر بن عبدالعزیزؒ کے کیونکہ ہم نے :۔

فَحَزَرْنَا فِيْ رُكُوْعِهٖ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ — اندازہ لگایا آپؒ کے رکوع کی دس

وَفِي سُجُودِهٖ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ۔ تسبیح اور آپؐ کے سجدے کی دس تسبیح۔

ابوداؤد ج۱ ص۱۲۹، نسائی ج۱ ص۱۲۷، نیل الاوطار ج۲ ص۲۷۷۔ قال الشوکانی۔ رجال اسنادہ کلہم ثقاۃ الا عبداللہ بن ابراہیم عمرو بن کیسان ابو زید الصنعانی: قال ابو حاتم صالح الحدیث وقال النسائی لیس بہ بأس۔ وذکرہ ابن حبان فی الثقات۔ تہذیب التہذیب ج۵ ص۱۳۷۔

رکوع سے سر اٹھانا

رکوع سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا سر اٹھائے کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجائے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے اور قیام ہی کی حالت میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے۔ بخاری ج۱ ص۱۰۹، مسلم ج۱ ص۱۶۹، ترمذی ج۱ ص۵۹، ابوداؤد ج۱ ص۱۲۳۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُسِیئی الصلوٰۃ کو فرمایا۔

ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا۔ بخاری ص۱۰۹ پھر سر اٹھایئے یہاں تک کہ بحالت اعتدال سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

رکوع کے بعد قیام کی دعائیں

حضرت رفاعہ بن رافع زرقیؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب رکوع سے سر اٹھایا تو سَمِعَ اللّٰهُ

لِمَنْ حَمِدَهُ فرمایا آپؐ کے پیچھے سے ایک آدمی نے کہا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو آپؐ نے فرمایا یہ بات کرنے والے کون تھے تو اس آدمی نے کہا کہ میں یارسول اللہ تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے کچھ اوپر تیس فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے سے جلدی کرتے تھے کہ اس کے ثواب کو کون ہم میں سے جلدی لکھے گا۔

بخاری ص۱۱۰ ج۱، نسائی ص۱۲۶ ج۱، ترمذی ص۵۷ ج۱، مسند احمد ص۳۴۰ ج۱۔

سجدہ

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي۔	اللہ اکبر کہتے جب سجدے کے لئے جھکتے۔
(بخاری ص۱۰۹ ج۱۔ مسلم ص۱۶۹ ج۱)	

سجدہ کے لئے جھکتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ	جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے جس طرح اونٹ بیٹھتا

رُكْبَتَيْهِ۔ (ابوداؤد ص۱۲۳ ج۱ ابن خزیمۃ ص۳۱۸ ج۱ - قال الحافظ فی بلوغ المرام و | ہے بلکہ دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے نکالے۔

ھو اقوی من حدیث وائل بن حجر فان للاول شاھدا من حدیث ابن عمر صححہ ابن خزیمۃ ص۳۱۸ ج۱ و ذکر البخاری ص۱۱۰ تعلیقا۔ قال ابن سید الناس احادیث وضع الیدین قبل الرکبتین ارجح وقال ابن الترکمانی فی جوھر النقی ص۱۰۰ ج۲ مع البیہقی ص۱۰۰ ج۲ وحدیث ابی ھریرۃ المذکور اولاً دلالتہ قولیۃ وقد تأید بحدیث ابن عمر فیمکن ترجیحہ علی حدیث وائل لان دلالتہ فعلیۃ علی ما ھو الارجح عند الاصولیین۔

یہ حدیث صحیح ہے اپنی دلالت میں صریح غیر خفی ہے اس کو مقلوب یا اول حدیث آخر کے معارض وغیرہ وغیرہ کہہ کر حدیث کو متروک العمل کر دینا صحیح نہیں ہے کیونکہ اگر ایسی ہی صحیح احادیث کو مقلوب کہہ کر ٹال دیں تو بہت سی احادیث صحیحہ متروک العمل ہوں گی۔

یاد رکھیئے کہ اول حدیث کے آخر کے ساتھ معارض نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ جیسے بیٹھنے اور اول گھٹنے رکھنے سے منع فرمایا ہے اور ہاتھ پہلے رکھنے کا حکم دیا ہے اس لئے کہ اونٹ کے ہاتھ یعنی اگلے پیروں میں گھٹنے ہیں اور مقصود بالمنع بھی گھٹنا پہلے رکھنا ہے جیسے کہ حدیث میں سراقہ کے الفاظ یوں ہیں سَاخَتْ يَدُ فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ (بخاری ص۵۵۴ ج۱

لہ قال ناصر الدین الالبانی اسنادہ صحیح وصححہ الحاکم مد ووافقہ الاذھبی وعلقہ البخاری ص۱۱۰ تعلیق ابن خزیمۃ ص۳۱۸ ج۱ المصطفی الاعظمی۔

یہ حدیث نص صریح اور برہان قاطع ہے اس بات پر کہ اونٹ کا گھٹنہ اس کے ہاتھوں (اگلے پیروں میں ہے)

شاہ ولی اللہؒ

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں تخصیص و استثناء مراد ہے اس لیے کہ اونٹ کے بیٹھنے میں کئی باتیں ہیں۔
(۱) اگلے پیروں کے گھٹنوں کو اول ٹکاتا ہے (۲) بیٹھنے کے وقت اگلے پیروں پر زور دیتا ہے (۳) بیٹھتے وقت پچھلے پیروں کو تھوڑی دیر تک کھڑے رکھتا ہے۔ شارع علیہ السلام نے ان اوصاف کی خاص کر ممانعت فرمائی باستثناء امر اول کہ ہاتھوں کو اول رکھنا ہے۔

ہیئتِ سجدہ

(۱) سجدے میں ناک، پیشانی دونوں ٹکانا (۲) ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھنا (۳) ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر رکھنا (۴) رانوں کے درمیان کچھ کشادگی رکھنا۔ (۵) رانوں کو پیٹ سے دور رکھنا۔

حضرت ابوحمید ساعدیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهٗ — پھر سجدہ کیا پس اپنے ناک اور پیشانی
الْاَرْضَ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ — کو زمین پر اچھی طرح جگہ دی اور دونوں

وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ۔ (ابوداؤد ص۱۰۱ ترمذی ص۳۶ ج۱۔ قال الترمذی حسن صحیح۔

ہاتھوں کو پہلوؤں سے الگ کیا اور دونوں ہتھیلیوں کو مونڈھوں کے برابر رکھا اور دونوں رانوں کے درمیان کچھ فاصلہ کیا۔ رانوں کو پیٹ سے دور کرتے ہوئے۔

سجدہ میں دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سر رکھنا

حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں :۔

فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔ (مسلم ص۱۷۳ ج۱)

جب آپؐ سجدہ کرتے تو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سجدہ کرتے۔

پہلی روایت سے معلوم ہوا کہ سجدے کے وقت ہاتھ کندھوں کے برابر رکھتے، اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھتے. تو مطلب یہ کہ دونوں طریقے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح طریقے سے ثابت ہیں لہذا دونوں طریقوں کو اپنا کر کبھی کندھوں کے برابر رکھنا چاہیئے اور کبھی کانوں کے برابر۔

سجدے میں ہاتھوں کی پانچوں انگلیوں کو ملائے اور قبلہ رخ رکھے

حضرت وائلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا رَكَعَ فَرَّجَ أَصَابِعَهُ وَإِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ الْخَمْسَ (دارقطنی ص۳۳۹ ج۱ ابن خزیمہ ص۳۲۴ قال ناصر۔ اسنادہ صحیح لولا عنعنۃ ھشیم ۔

جب رکوع کرتے تو انگلیاں کشادہ رکھتے اور جب سجدہ کرتے تو پانچوں انگلیاں ملا لیا کرتے تھے۔

سجدہ میں دونوں کہنیوں کو بلند کرنا اور ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھنا کہ اگر بکری کا بچہ ان کے نیچے سے گزرنا چاہے تو گزر سکے۔

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ ۔ (مسلم ص۱۹۴ ج۱)

جب تم سجدہ کرو تو ہتھیلیاں زمین پر رکھو اور دونوں کہنیوں کو بلند رکھو۔

اور حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ:۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بُهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ ۔ (مسلم ص۱۹۴ ج۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے کہ اگر بکری کا بچہ ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔

سجدے میں قدموں کو کھڑا رکھنا اور ایڑیوں کو ملا لینا

اور پیر کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ رُخ کرنا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ میرے پاس میرے بستر پر تھے اور

رات کو میں نے آپؐ کو بستر پر نہ پایا تو ہاتھ سے تلاش کر رہی تھی کہ:۔

فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ (مسلم ص۱۹۲ ج۱)

میرا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے تلوؤں پر لگا آپؐ سجدہ کر رہے تھے اور آپؐ کے قدم مبارک کھڑے تھے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا فَوَجَدْتُهُ سَاجِدًا رَاصًّا عَقِبَيْهِ مُسْتَقْبِلًا بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ۔ (سنن کبری بیہقی ص۱۱۶ ج۱ مستدرک حاکم ص۲۲۸ ج۱ صحیح ابن خزیمہ ص۳۲۸ ج۱ صححہ الحاکم ووافقہ الذہبی)

دوسری روایت میں آپؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آپؐ کو سجدہ میں اپنی دونوں ایڑیوں کو ملائے ہوئے اور پیر کی انگلیاں قبلہ رُخ کئے ہوئے پایا۔

اطمینان سے سجدہ کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُسیئ الصلوٰۃ کو فرمایا:۔

ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا۔ (بخاری ص۱۰۹ ج۱)

پھر سجدہ کیجئے یہاں تک کہ سجدہ میں مطمئن ہو جائے۔

تسبیحاتِ سجود

پھر تقریباً دس مرتبہ سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو زیادہ مشابہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

کے ساتھ بہ نسبت عمر بن عبد العزیز کی نماز کے کیونکہ آپؐ کے رکوع کا ہم نے دس تسبیح اندازہ لگایا اور سجدے کا دس تسبیح اندازہ لگایا۔ ابو داؤد ص۱۲۹ ج۱ نسائی ص۱۲۷ ج۱۔

(۱) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپؐ نے سجدے میں یہ دعا پڑھی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى (مسلم ص۲۶۴ ج۱، ابوداؤد ص۱۲۷ ج۱)

(۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں بکثرت یہ دعا پڑھتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي (بخاری ص۱۱۳ ج۱، مسلم ص۱۹۲ ج۱ ابوداؤد ص۱۲۸ ج۱، نسائی ص۱۱۱ ج۱)

(۳) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجود میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ عَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ (مسلم ص۱۹۱ ج۱، ابوداؤد ص۱۲۸ ج)

اوّل سجدہ سے تکبیر کہتے ہوئے سر اٹھانا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:

ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ۔ (بخاری ص۱۰۹ ج۱، مسلم ص۱۶۹ ج۱)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

پھر اطمینان سے دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مُسِیئُ الصلوٰۃ کو فرمایا۔

ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا — پھر سر اٹھائیے یہاں تک کہ بیٹھ کر اطمینان ہو جائے۔

(بخاری ص۱۰۹؍۱۔ مسلم ص۱۷۰؍۱)

۲ دو سجدوں کے درمیان جلسہ کی ہیئت اور ان دو

سجدوں کے درمیان جلسہ میں سبابہ سے اشارہ کرنا

حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ سجدہ اوّل سے سر اٹھا کر بیٹھ گئے۔

ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَشَارَ بِسَبَّابَتِهِ وَوَضَعَ الْاِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطٰى وَقَبَضَ سَائِرَ اَصَابِعِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ حِذَاءَ اُذُنَيْهِ۔ (مسند احمد ص۳۱۷؍۴ اسناد صحیح)

پھر اپنے الٹے پاؤں کو بچھا لیا اور اپنا الٹا ہاتھ الٹے گھٹنے پر اور سیدھی کلائی سیدھی ران پر رکھی پھر انگشت شہادت سے اشارہ کیا اور بیچ کی انگلی پر انگوٹھے کو رکھا اور باقی تمام انگلیوں کو بند کیا، پھر سجدہ کیا پس ہوئے آپ کے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر۔

دو سجدوں کے درمیان دعا پڑھنا

(۱) حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ

وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔ (ابوداؤد صـ۱۲۳ ج۱۔ ترمذی صـ۳۸ ج۱۔ ابن ماجہ صـ۶۴۔ صححہ الحاکم وسکت عنہ ابوداؤد)

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے: رَبِّ اغْفِرْلِي رَبِّ اغْفِرْلِي۔

(ابوداؤد ج۱ صـ۱۲۶، نسائی ج۱ صـ۱۲۹، ابن ماجہ ج۱ صـ۶۴ واسنادہ صحیح)

دوسرے سجدے کے لئے تکبیر کہنا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ (بخاری ج۱ صـ۱۰۹، مسلم صـ۱۶۹) پھر جب سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے۔

پھر اطمینان سے سجدہ کرنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھانا

ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ (بخاری صـ۱۰۹، مسلم ج۱ صـ۱۶۹)

پھر جب آپؐ (دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

جلسۂ استراحت

حضرت مالک بن الحویرثؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ:۔

إِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلوٰتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ۔ (بخاری ص ۱۱۳، ترمذی ص ۶۱ ج ۱، نسائی ص ۱۲۹ ج ۱)

جب اپنی نماز کی طاق رکعت (پہلی یا تیسری) میں ہوتے تو نہیں اٹھتے جب تک سیدھا نہ بیٹھتے۔

پھر زمین پر دونوں ہاتھوں کو ٹکاتے ہوئے کھڑا ہونا

حضرت ابو قلابہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن الحویرثؓ ہمارے پاس آیا کرتے تھے اور فرماتے کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ تو آپ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سکھانے کے لئے نماز کے وقت کے علاوہ نماز پڑھی جب اوّل رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھایا تو:

اِسْتَوٰى قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ ۔ (نسائی ص ۱۲۹ مطبوعہ جید برقی پریس دہلی) وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيْ) جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ قَامَ (بخاری ص ۱۱۴ ج ۱)

سیدھے ہوئے بیٹھ کر پھر زمین پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے کھڑے ہوئے۔ (اور بخاری کی روایت میں ہے) کہ بیٹھا اور زمین پر ہاتھ ٹکایا پھر کھڑے ہوئے۔

دوسری رکعت

پھر دوسری رکعت کے لئے سیدھے کھڑے ہونے کے بعد دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھی۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیئ الصلوٰۃ کو فرمایا۔

ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔
(بخاری ص ۱۰۹ ج ۱، مسلم ص ۱۷۰ ج ۱)

پھر اٹھ یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر اپنی ساری نماز اس طرح پڑھ۔

حضرت ابو حمید ساعدیؓ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اول رکعت کے بعد:

ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ۔
(ابوداؤد ص ۱۰۶ واصلہ فی الصحیحین)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

دوسری رکعت میں دعا استفتاح اور تعوذ

دوسری رکعت میں دعا استفتاح اور تعوذ پڑھنا نہیں ہے جیسے کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوتے تو الحمد للہ سے قرات شروع کرتے اور سکتہ نہ کرتے۔

(ابوعوانہ ص ۹۶ ج ۲ مطبوعہ ادارۃ المعارف۔ دکن۔ واسنادہ صحیح)

قعدۂ اولیٰ

حضرت ابو حمید ساعدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے

صفت کو دس صحابہؓ کی شہادت سے پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
آپؐ کو دیکھا کہ نماز میں :-

إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَىٰ رِجْلِهِ الْيُسْرَىٰ وَنَصَبَ الْيُمْنَىٰ
(بخاری صفحہ ۱۱۴ ج ۱، ابوداؤد صفحہ ۱۰۶ ج ۱، ترمذی صفحہ ۳۹ ج ۱)

جب دو رکعت (قعدۂ اول) پر بیٹھ جاتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے اور دائیں پیر کو کھڑا کرتے۔

دونوں قعدوں میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنے کا طریقہ اور اشارہ

حضرت عبداللہ بن الزبیرؓ فرماتے ہیں کہ :-

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَىٰ عَلَىٰ فَخِذِهِ الْيُسْرَىٰ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَىٰ إِصْبَعِهِ الْوُسْطَىٰ وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَىٰ رُكْبَتَهُ۔
(مسلم صفحہ ۲۱۶)

تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب التحیات کیلئے بیٹھتے تو دعا مانگتے (التحیات پڑھتے) داہنے ہاتھ کو دائیں ران پر رکھتے اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر اور سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے اس حالت میں کہ آپؐ کا انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھا ہوا ہوتا اور بائیں ہتھیلی سے (بائیں) گھٹنے کو لقمہ بناتے۔

اور حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

تشہد پر بیٹھتے داہنے ہاتھ کو دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور ترپن ۵۳ کا حلقہ بناتے اور :-

وَاَشَارَ بِسَبَّابَتِہٖ - (مسلم ص۲۱۶ ج۱) سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے -

کلماتِ تشہد

تشہد کے بہت الفاظ آئے ہیں لیکن حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے تشہد کو محدثین ترجیح دیتے ہیں، لہٰذا تشہد ابن مسعود درج ذیل ہے :-

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی ایک نماز میں بیٹھ جائے تو وہ کہے :-

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ - (بخاری ص۱۱۵ ج۱ ، مسلم ص۱۷۳ ج۱)

قعدۂ اوّل سے تشہد پورا کرتے ہی اٹھنا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنْ كَانَ فِیْ وَسَطِ الصَّلٰوةِ نَھَضَ حِیْنَ یَفْرُغُ مِنْ تَشَھُّدِہٖ - اگر بیچ نماز میں ہوتے تو تشہد پڑھنے کے بعد کھڑے ہو جاتے تھے -

(مسند احمد ص۴۵۹ ج۱ رجالہ موثوقون - ابن خزیمہ ص۳۵۰ ج۱ واسنادہ حسن)

تیسری رکعت میں اٹھتے وقت تکبیر اور رفع الیدین کرنا

حضرت ابو حمید ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ جب دو رکعت کے تشہد سے تیسری رکعت کے لیے اٹھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :-

کَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ۔ (ابوداؤد ص ۱۰۶ نسائی ص ۱۳۳ ج ۱، بخاری ص ۱۰۲ ج ۱) وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح وقال النووی اسناده علی شرط مسلم واصله فی البخاری ۔

اللہ اکبر کہہ کر مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے جیسے کہ تکبیر افتتاح میں اللہ اکبر کہہ کر مونڈھوں تک ہاتھ اٹھایا تھا ۔

اب اس تیسری اور چوتھی رکعت کو بھی ایسے پڑھے جیسے کہ اول رکعت کو پڑھ چکے ہیں کیونکہ حضرت ابو حمید ساعدیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پہلی رکعت کی ترتیب بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں :-

ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ ۔ (ابوداؤد ص ۱۰۶ واصلہ فی الصحیحین)

پھر ایسا ہی کرتے تھے اپنی باقی نماز میں ۔

قعدۂ آخر

قعدۂ آخر میں داہنا ہاتھ داہنی ران اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنے اور انگشت سبابہ سے اشارہ کرنے کا وہی طریقہ ہے جو قعدۂ اول میں گزر چکا ہے مگر قعدۂ اول اور قعدۂ آخر کے بیٹھنے میں فرق ہے :-

حضرت ابو حمید ساعدیؓ فرماتے ہیں:۔

اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ۔ (بخاری ص ۱/۱۱۴۔ ابوداؤد ص ۱۰۶۔ نسائی ص ۱/۱۴۱)

جب دو رکعت (قعدہ اوّل) پر بیٹھ جاتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے اور دائیں پیر کو کھڑا کرتے اور جب آخری رکعت (قعدہ آخر) پر بیٹھتے تو آگے کرتے بائیں پیر کو (دائیں طرف نکالتے) اور دوسرے (دائیں پیر کو کھڑا کرتے اور اپنی سرین پر بیٹھتے۔

درود شریف

مذکورہ بالا طریقے سے اطمینان سے بیٹھنے کے بعد التحیات پڑھے جیسا کہ قعدۂ اوّل میں بیان ہو چکا ہے۔ التحیات کے بعد درود پڑھے۔

حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپؐ کے اہل بیت پر ہم کس طرح درود بھیجیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر سلام بھیجنے کا طریقہ سکھایا آپؐ ہمیں درود سکھائیں آپؐ نے فرمایا، کہو:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِيدٌ مَّجِيدٌ (بخاری ص ج ۱)

دعاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قعدہ آخر میں کئی ایک دعائیں ثابت ہیں لہذا نمازی کو جو آسان ہو وہ پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تشہد (اور درود) کے بعد:۔

يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوا (بخاری ص ۱۱۵ ج ۱ مسلم ص ۱۷۳ ج ۱)

پسند کرے جو اس کے نزدیک پسندیدہ ہو پس اسی سے دعا مانگے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

(۱) اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔ (بخاری ص ۱۱۵ ج ۱، مسلم ص ۲۱۷ ج ۱)

حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے ایک دعا بتلا دیجیے کہ میں نماز میں مانگا کروں تو آپؐ نے مجھے یہ دعا سکھائی:۔

(۲) اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ

الرَّحِيْمُ ۔ (بخاری ص ۱۱۵ ج ۱)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ تشہد اور سلام کے درمیان جو آخری دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے وہ یہ ہے۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔ (مسلم ص ۲۶۳ ج ۱)

سلام

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :-

يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ ۔ سلام پھیرتے تھے دائیں اور بائیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔ (اور کہتے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

ترمذی ص ۳۹ ج ۱ ، نسائی ص ۱۱۸ ج ۱)

قال الترمذی حسنٌ صحیح وقال النووی واسنادہ صحیح وزاد فی روایۃ ابی داؤد وبرکاتہ ۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں وبرکاتہ کا لفظ بھی ہے (لفظ برکاتہ کا کہنا صرف دائیں طرف ثابت ہے)

(ابوداود ص ۱۴۳ ج ۱ واسنادہ صحیح)

سلام کو طول نہ دے اور آخر میں وقف کرے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں :-

حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ (ترمذی ص۳۹/۱ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِیْحٌ) سلام کا مختصر کرنا اور آخر میں وقف کرنا سنت ہے۔

سلام کے بعد اذکار و ادعیہ

دونوں طرف سلام پھیرتے ہی اللہ اکبر کہے اور تین بار استغفر اللہ پڑھے۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں :-

(۱) كُنْتُ اَعْرِفُ اِنْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ (بخاری ص۱۱۶/۱ ۔ مسلم ص۲۱۷/۱) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے فارغ ہونے کو اللہ اکبر (کہنے) سے جانتا تھا۔

اور حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو:-

(۲) اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (مسلم ص۲۱۸/۱)

ترجمہ:- تین مرتبہ استغفر اللہ کہہ کر اللّٰھم انت السلام الخ کہتے

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

(۳) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری ص۱۱۷/۱، مسلم ص۲۱۹، ابوداؤد ص۲۱۱)

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ آپ اس دعا کو کسی فرض نماز کے بعد نہ چھوڑنا۔

(۴) اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (ابوداود ص ۲۱۳ ج ۱، احمد ص ۲۴۵ ج ۵ ۔ صححہ النووی فی الاذکار والحاکم وقال علیٰ شرط الشیخین ورواہ ابن خزیمۃ ص ۳۶۹ وابن حبان فی صحیحیھما)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۵) مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (مسلم ص ۲۱۹ ج ۱)

ترجمہ: جس نے تینتیس ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ پڑھا ہر نماز کے بعد اور تینتیس ۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھا اور تینتیس ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہا تو یہ ننانوے ہوئے اور فرمایا سو پورا کرنے والے لا الٰہ الا اللہ وحدہ الخ ہے ۔۔۔۔ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ دریا کے جھاگ کے برابر ہوں۔

جماعت
اور
اس کی فضیلت اور تاکید

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کو اور صحابہؓ کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ نہیں پیچھے رہتا تھا جماعت سے مگر وہی شخص جس کی منافقت مشہور تھی یا بیمار۔ بیشک بعض اوقات بیمار دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر چلتا یہاں تک کہ نماز میں شامل ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائی ہمیں ہدایت کی راہیں اور ہدایت کی راہوں میں سے یہ بھی ہے کہ نماز باجماعت پڑھی جائے اس مسجد میں جہاں اذان ہوتی ہے مسلم ص ۲۳۲ ج ۱

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا جس شخص کو پسند ہو کہ وہ ملے اللہ تعالیٰ کو کل مسلمان ہو کر، تو وہ ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرے، جب بھی ان کے لئے اذان دی جائے پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی تمہارے نبیؐ کے لئے ہدایت کی راہیں اور تحقیق باجماعت نمازیں بھی ہدایت کی راہوں میں سے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں پڑھو گے جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں، تو تم اپنے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کی سنت چھوڑ دو گے۔ اور اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور جو شخص بھی اچھا وضو کرے پھر نماز کے ارادہ سے مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف جائے تو لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی اور بلند کرتا ہے اس کے بدلے ایک درجہ اور معاف کرتا اس کے بدلے ایک گناہ، تحقیق میں نے اپنے کو اور صحابہؓ کو اس حالت میں دیکھا کہ نہیں پیچھے رہتا تھا نماز سے مگر وہ شخص جس کا نفاق سب کو معلوم ہوتا تھا، تحقیق ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک آدمی بیمار لایا جاتا تھا دو آدمیوں کے سہارے، یہاں تک کہ اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔ (مسلم، ص ۲۳۲/ ۱ج)

فقیہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ترکِ جماعت کو گمراہی کا سبب قرار دیا اور پھر اس میں صحابہ کرامؓ کے طرزِ عمل کو بیان فرمایا کہ وہ بیماری کی حالت میں بھی سخت مشقت اٹھا کر بھی جماعت میں شامل ہوتے تھے۔

معلوم ہوا کہ جماعت ایک ایسا مہتم بالشان امر ہے جس میں مشقت اٹھا کر بھی شامل ہونا چاہیئے، اللہ توفیق دے۔ آمین۔

جماعت سے نماز پڑھتے وقت صف بندی کی جو تاکید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اتنی تاکید شاید ہی کسی چیز کی کی ہو، صف بندی اور صف کے سیدھا رکھنے کا بہت ہی خیال کرتے تھے یہاں تک کہ صف

سیدھا رکھنے کو نماز کا پورا ہونا قرار دیا۔ اور صف کے ٹیڑھا پن کو نماز کا نقصان
جیسے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوۃِ۔ (مسلم ص۱۸۲ ج۱)

اپنی صفوں کو سیدھا کرو اس لئے کہ صف سیدھا کرنا نماز کے پورا ہونے میں سے ہے۔

صف کیسی سیدھی ہونی چاہیئے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

رُصُّوا صُفُوفَکُمْ وَقَارِبُوا بَینَھَا وَحَاذُوا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ کَاَنَّھَا الْحَذَفُ۔ (ابوداؤد ص۹۷ ج۱ واسنادہ صحیح)

اپنی صفوں کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح بناؤ اور صفوں کو قریب کرو گردنوں کو آپس میں برابر کرو جس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میری جان ہے میں ضرور شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ صفوں کے درمیان بکری کے بچہ کی طرح گھستا ہے۔

نیز اسی حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہو جانے تو دائیں طرف دیکھ کر فرماتے۔

اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ

سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفوں کو

أَخَذَ بِيَسَارِهِ فَيَقُولُ اِعْتَدِلُوا سَوُّوا صُفُوفَكُمْ - (ابوداؤد ص۹۸ باسناد حسن)

سیدھا کرو، پھر بائیں طرف متوجہ ہوجاتے اور فرماتے، سیدھے ہوجاؤ اور اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔

یہاں تک کہ حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے کہ صفوں کو سیدھا کرو، ضرور صفوں کو سیدھا کرو۔ یا، اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈالے گا۔

فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَكَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ (ابوداؤد ص۹۷ ج۱ باسناد صحیح. بخاری ص۱۰۰ ج۱)

پس میں صف میں کھڑے ہونے والے آدمی کو دیکھا کہ اس نے اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے سے ملایا، اور اپنے گھٹنے کو اپنے ساتھی کے گھٹنے کے ساتھ ملایا اور اپنے ٹخنے کو اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ملایا۔

اور حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ میں تمہیں پیچھے سے دیکھتا ہوں تو ہم میں سے ہر آدمی ایسا ہوتا کہ وہ اپنے مونڈھوں کو اپنے ساتھی کے مونڈھوں کے ساتھ اور اپنے قدم کو اپنے ساتھی کے قدم سے ملاتے تھے۔ بخاری ص۱۰۰ ج۱

مذکورہ بالا احادیث سے چند چیزیں معلوم ہوئیں۔

(۱) صف کے سیدھا رکھنے سے نماز پوری ہوتی ہے۔ (۲) صف کے ٹیڑھا ہونے سے نماز میں نقصان ہوتا ہے (۳) صف ٹیڑھی ہونے سے نمازیوں

کے دلوں میں حسد اور بغض وا فع ہو جاتا ہے۔ (۴) صف میں نمازی قریب قریب کھڑے ہو جائیں (۵) صف میں نمازیوں کے دور کھڑے ہونے سے شیطان درمیان میں گھستا ہے (۶) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نمازی کو اپنے قدم چیر کر دور دور رکھ کر کھڑا نہیں ہونا چاہیئے (۷) پورا قدم ٹخنوں سے لے کر چھنگلیوں تک ملانا سنت ہے (۸) جو لوگ صرف چھنگلیاں ملاتے ہیں اور پورا قدم نہیں ملاتے یہ صحیح نہیں۔

بعض اہلحدیث ہونے کے باوجود پورے پاؤں نہیں ملاتے۔

ہم درخواست کرتے ہیں کہ سنت کے مقابلہ میں کوئی بھی اپنی رائے کو ترجیح نہ دیں۔ اگرچہ وہ اہل حدیث ہی کیوں نہ ہو۔

اللہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وتر

ایک، تین، پانچ، سات، نو، گیارہ رکعت وتر پڑھنا مسنون ہے۔

ایک رکعت کا طریقہ | ایک رکعت وتر پڑھنے کا طریقہ ظاہر ہے کہ نیت باندھ کر دعائے استفتاح، سورۃ فاتحہ کوئی سی سورت پڑھ کر رکوع کے بعد دعا قنوت پڑھ کر سجدہ میں جائے اور دو سجدوں کے بعد قعدہ کر کے سلام پھیرے۔

تین رکعت کا طریقہ | تین رکعت وتر پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔

(۱) عن عبد اللہ ابن عمر انہ کان یفصل بین شفعہ ووترہ واخبر ابن عمر ان | عبد اللہ بن عمرؓ اپنے وتر کے دو رکعت اور ایک رکعت کے درمیان فصل (سلام) کرتے

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ طحاوی ص۱۶۳ ج۱ قال ابو الطیب فی التعلیق المغنی ص۳۵ ج۲ قال الحافظ فی الفتح ص۳۸۶ ج۲ اسنادہ قوی وقال الحافظ فی التلخیص ص۱۶ ج۲ رواہ احمد وابن حبان وابن السکن فی صحیحہما وقواہ احمد،

اور سالم خبر دیتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(۲) عَنْ عَائِشَۃَ رضی قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُسَلِّمُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ مِنَ الْوِتْرِ حاکم۔ وقال صحیح علی شرط الشیخین ووافقہ الذھبی ص۳۰۲ ج۱

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو پہلی رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔

پانچ رکعت پڑھنے کا طریقہ

عَنْ عَائِشَۃَ رضی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ بِخَمْسٍ لَا یَجْلِسُ اِلَّا فِیْ آخِرِھِنَّ، نسائی ص۲۱۲ حاکم ص۳۰۵ وقال حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ ووافقہ الذھبی وقال علی شرطھما۔

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ رکعت وتر پڑھتے تھے اور نہیں بیٹھتے تھے مگر آخری رکعت میں۔

سات رکعت پڑھنے کا طریقہ

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ لَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ صَلّٰی سَبْعَ رَکَعَاتٍ لَا یَقْعُدُ اِلَّا فِیْ آخِرِھِنَّ نسائی ص۲۰۲ ج۱ قال الحافظ فی التلخیص ص۱۴ ج۲ رواہ الحاکم وصححہ

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ ہوئے اور گوشت سے بوجھل ہوئے تو آپ سات رکعت وتر پڑھتے تھے نہیں بیٹھتے تھے مگر آخری رکعت میں۔

واخرجہ الطبرانی باسناد صحیح قالہ الشوکانی فی النیل ص۴۳ ج۳ واصلہ فی مسلم۔

(۲) وعن عائشة رض فلما کبر وضعف اوتر بسبع رکعات لایجلس الا فی السادسة والسابعة ولم یسلم الا فی السابعة اخرجه النسائی ص۲۰۲ وابوداؤد وسکت علیه هو والمنذری۔

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ ہو کر ضعیف ہو گئے سات رکعت وتر پڑھی تو انیس سے نہیں بیٹھتے تھے مگر چھٹی اور ساتویں میں اور سلام نہیں پھیرتے تھے مگر ساتویں میں۔

نو رکعت پڑھنے کا طریقہ

عن عائشة رض قالت کنا نعد له سواکه وطهوره فیبعثه الله متی شاء ان یبعثه من اللیل فیتسوك ویتوضاء ویصلی تسع رکعات لایجلس فیها الا فی الثامنة فیذکر الله ویحمده و یدعوه ثم ینهض ویدعوه ولا یسلم ثم یقوم فیصلی التاسعة ثم یذکر الله ویحمده ویدعوه ثم یسلم تسلیما یسمعنا۔ مسلم ج۱ ص۱۵۶ مسند احمد ج۶ ص۳۲ ص۱۶۸ ۔

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ ہم آپؐ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے اللہ جب چاہتا آپ کو اٹھا دیتا رات میں، آپؐ مسواک کرتے اور وضوء بناتے پھر نو رکعت نماز پڑھتے تھے اس نماز میں نہیں بیٹھتے تھے مگر آٹھویں رکعت میں پس اللہ کا ذکر اور تعریف کرتے اور اللہ کو پکارتے پھر اٹھتے اس آٹھویں رکعت میں سلام نہیں پھیرتے تھے بلکہ اٹھ کر نویں رکعت پڑھ کر اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس کو پکارتے پھر ایسے سلام پھیرتے کہ سلام کی آواز کو ہمیں سنا دیتے۔

گیارہ رکعت پڑھنے کا طریقہ

عن عائشة رض قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی ما بین صلوة العشاء

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء اور صبح کے نماز کے

الْفَجْرِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً — درمیان گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اور ہر دو
یُسَلِّمُ فِیْ کُلِّ اِثْنَتَیْنِ وَیُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ — رکعت پر سلام پھیر کر ایک رکعت وتر پڑھتے۔

مسند احمد ص ۹۳، ص ۱۳۳، ص ۲۱۵ جلد ٦

قنوت وتر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کے آخری رکعت میں پڑھنے کے لئے یہ دعا سکھاتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ، مسند احمد ص ۱۹۹ ج ۱

اختتامیہ

قارئین کرام! یہ تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نماز جو آپؐ نے بر سر منبر امت کو سکھانے کے لئے پڑھی تھی۔ اگر ہم اس طریقے سے پڑھیں گے تو اللہ رب العالمین ہماری اس نماز کو شرف قبولیت سے نوازے گا ورنہ نہیں اگرچہ عمر بھر نماز پڑھتے رہیں۔ حضرت شفیقؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک آدمی کو خلاف سنت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ وہ رکوع سجود پوری طرح ادا نہیں کر رہا تھا جب اس نے نماز ختم کی تو حضرت حذیفہؓ نے اس کو بلا کر فرمایا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ حضرت شفیقؒ فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تو اسی

طریقہ سے نماز پڑھتے ہوئے مر جائے تو تم اس فطرت پر نہیں مروگے جس پر اللہ تعالےٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا ہے، بخاری صہ ۱۱۲ ج ۱

اس اثر سے معلوم ہوا کہ جو نمازی خلاف سنت نماز پڑھتا ہے وہ فطرتِ اسلام پر نہیں۔ لہٰذا مسلمان کو چاہیئے کہ وہ دین میں غور وفکر کر کے اس طریقہ کو اپنائے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قولاً و فعلاً یا تقریراً بتایا ہوا اور یہ نہ سوچے کہ میرا مذہب تو حنفی یا شافعی یا حنبلی یا مالکی ہے، کیونکہ حدیث پر عمل کرنے سے کوئی حنفیت، شافعیت، حنبلیت اور مالکیت سے نہیں نکلتا۔ بلکہ امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ اور امام مالکؒ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے تابع اور آپؐ کے امتی تھے۔ اسی لئے علامہ عبدالحیٔ لکھنوی فرماتے ہیں:۔

اِنَّ الْحَنَفِیَّ لَوْ تَرَكَ فِیْ مَسْئَلَۃٍ مَذْهَبَ اِمَامِهٖ لِقُوَّةِ دَلِیْلٍ عَلٰی خِلَافِهٖ لَا یَخْرُجُ بِهٖ عَنْ رِبْقَةِ التَّقْلِیْدِ بَلْ هُوَ عَیْنُ التَّقْلِیْدِ فِیْ صُوْرَةِ عَدَمِ التَّقْلِیْدِ اَلَا تَرٰی اِنَّ عِصَامَ بْنَ یُوْسُفَ تَرَكَ مَذْهَبَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ فِیْ عَدَمِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ وَمَعَ ذٰلِكَ هُوَ مَعْدُوْدٌ فِی الْحَنَفِیَّةِ الفوائد البھیۃ فی	ایک حنفی اگر اپنے امام کے مذہب کو کسی مسئلے میں چھوڑ دے قوتِ دلیل کی بناء پر جو کہ وہ دلیل اس مذہب کے خلاف ہو تو وہ تقلید کی رسی سے نہیں نکلتا بلکہ یہ عین تقلید ہے عدم تقلید کی صورت میں کیا آپ عصام بن یوسف کو نہیں دیکھتے کہ اس نے امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کو رفع الیدین

تراجم الحنفیۃ ص۱۱۶ نہ کرنے کے بارے میں چھوڑ دیا، باوجو
اس کے وہ حنفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

یہی ایمان کا تقاضا ہے کہ قرآن وحدیث سنتے ہی اپنے تمام خیالات اور معتقدات کو چھوڑ کر قرآن وحدیث کے سامنے سر تسلیم خم کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر اپنی اور اپنے رسول ؐ کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔ نہ کہ اور کی یہی وجہ تھی کہ شاہ ولی اللہؒ نے فرمایا۔

اِنَا بَلَغَنَا حَدِیْثٌ مِّنَ الرَّسُوْلِ الْمَعْصُوْمِ الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْنَا اِطَاعَتَہٗ بِسَنَدٍ صَالِحٍ یَدُلُّ عَلٰی خِلَافِ مَذْھَبِہٖ وَتَرَکْنَا الْحَدِیْثَ وَاتَّبَعْنَا ذٰلِکَ التَّخْمِیْنَ فَمَنْ اَظْلَمُ مِنَّا وَمَا عُذْرُنَا یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

جب ہم کو اس معصوم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح سند کے ساتھ پہنچ جائے جس کی اطاعت ہم پر اللہ تعالیٰ نے فرض کی اور وہ حدیث ہمارے مذہب کے خلاف ہو ہم اس حدیث کو چھوڑ کر اس اٹکل پچو مذہب کے پیچھے لگیں تو ہم سے زیادہ ظالم کون ہوگا؟ اور جس دن اللہ رب العلمین کے سامنے لوگ کھڑے ہوں گے تو ہمارا کیا جواب ہوگا؟

اللہ رب العالمین سب کو حق کی تابعداری کی توفیق عطا فرمائے آمین

میں نے یہ چند سطور مختصراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان کرنے کے لئے لکھیں اور اہم اہم اجزاء کو ذکر کرنے کی کوشش کی گئی

ہے۔ اور ہر ہیئت (شکل) کے لئے ایک حدیث صحیح با حوالہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ آسانی سے ہر مسلمان اصل کی طرف رجوع کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو اپنا سکے اور حقیقت اور جھوٹ کے درمیان فرق کر سکے۔ اس صورت میں اگر حقیقت ہو تو اس پر عمل کرے کیونکہ احادیث صحیحہ اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر مسلمان جان چھڑکنا چاہتا ہے اور یہی محبت کی سند ہے ہم سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری ذات ہم سب کو یکساں محبوب اور سب کے لئے واجب الاتباع ہے۔

لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ ثابت شدہ حدیثیں سب کو سر آنکھوں پر رکھنی چاہئیں ہم سب کو چاہیئے کہ آپس میں محبت کریں اور وہ محبت صرف اللہ کی ذات کے لئے کریں اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضائیں شیر و شکر بن کر رہیں اور رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ صحیحہ کو جان سے زیادہ عزیز رکھ کر اتباع کریں۔

نسأل اللہ التوفیق والحمد للہ اولاً و اٰخراً ظاھراً و باطناً و الصلوٰۃ علیٰ عبدہ و نبیہ و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

وقد حصل الفراغ بحمد اللہ فی الساعۃ السابعۃ مساء سابع من شعبان سنہ ۱۳۹۳ھ

سلفیہ رائیزنگ انجینئرز

۱۔ انجینئرز کی سطح پر سلف صالحین کے طریق پر کتاب و سنت کی تعلیمات عام کرنے کی ایک تحریک

۲۔ سلف صالحین کی مقدس روایات کی روشنی میں ہر باطل فرقے کا تعاقب اور حق کی وضاحت

۳۔ جدید تعلیمیافتہ طبقہ میں قادیانی، پرویزی اور دیگر الحادی افکار کا علمی اور تحقیقی محاسبہ۔

۴۔ مسلمانوں میں اسلام کا صحیح شعور اجاگر کرنے اور اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اسلام کو نافذ کرنے کی عملی جدوجہد۔

۵۔ صرف کتاب و سنت کی اساس پر اتحاد بین المسلمین کی دعوت اور کتاب و سنت سے ہٹ کر ہر قسم کے اتحاد کی منافقانہ دعوت کی مخالفت۔